خلافت لائبریری ربوہ

سوموار | 2-فروری 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

CPL 61

☎ 213029

جلد 48-83 نمبر 25 | سوموار ——— 1418ھ 2 تبلیغ 1377ہش 2 فروری 1998ء

دعا کرنے والا تھک کر کبھی مایوس نہ ہو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہو گا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سر سبز ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے اور اس نامرادی نے یہاں تک برا اثر پہنچایا کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 693)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تبتّل کیا ہے؟ خدا کی طرف انقطاع کر کے دوسروں کو محض مردہ سمجھ لینا۔ بہت سے لوگ ہیں جو ہماری باتوں کو صحیح سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ بجا اور درست ہے، مگر جب ان سے کہا جاوے کہ پھر تم اس کو قبول کیوں نہیں کرتے۔ تو وہ یہی کہیں گے کہ لوگ ہم کو بُرا کہتے ہیں۔ پس یہ خیال کہ لوگ ان کو بُرا کہتے ہیں۔ یہی ایک رگ ہے جو خدا سے قطع کراتی ہے، کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں ہو اور اس کی عظمت اور جبروت کی حکومت کے ماتحت انسان ہو۔ پھر اس کو کسی دوسرے کی پرواہ کیا ہو سکتی ہے کہ وہ کیا کہتا ہے کیا نہیں؟ ابھی اس کے دل میں لوگوں کی حکومت ہے نہ خدا کی جب یہ مشرکانہ خیال دل سے دور ہو جاوے پھر سب کے سب مردے اور کیڑے سے بھی کمتر اور کمزور نظر آتے ہیں۔ اگر ساری دنیا مل کر بھی مقابلہ کرنا چاہے تو ممکن نہیں کہ ایسا شخص حق کو قبول کرنے سے رُک جائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 553)

جھوٹ ہر بیماری کی جڑ اور بڑی تباہی مچانے والی کمزوری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

آج خصوصیت کے ساتھ مشرقی قومیں جھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور اگرچہ مغرب میں بھی یہ بیماری داخل ہو رہی ہے مگر عملاً دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی اور ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی، بنگلہ دیش میں بھی اور افریقہ کے اکثر ممالک میں بھی جھوٹ اب ایک روزمرہ کی عادت بن چکا ہے۔ اور دنیا میں سب سے بڑی تباہی مچانے والی کمزوری جھوٹ ہے جو ایک عام کمزوری بن کے شروع ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ سے باز رکھنے کے لئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔

حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ یعنی ایسے گناہ جو بہت بڑے ہیں ان میں وہ جو بہت ہی بڑے بڑے ہیں ان کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا، ضرور بتائیں یا رسولؐ اللہ۔ تو آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ یہ دونوں باتیں بیان فرمانے کے بعد آپ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا (-) سنو خبردار جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضورؐ خاموش ہو جائیں۔

اگرچہ جھوٹ کا ذکر تیسرے نمبر پر آیا مگر سب سے زیادہ حضرت اقدس محمد ﷺ نے جھوٹ پر آ کر جوش کا اظہار فرمایا اور بے اختیار بار بار یہ نصیحت فرماتے رہے کہ خبردار جھوٹ کے قریب تک نہ جانا۔ وجہ یہ ہے کہ جھوٹ سب گناہوں کی جڑ ہے۔ شرک بھی جھوٹ ہی کا نام ہے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی ایک جھوٹ ہے۔ درحقیقت جھوٹ کا جتنا بھی آپ تجزیہ کریں آپ اسی حد تک یہ معلوم کریں گے کہ ہر بدی کی جڑ جھوٹ کی سرزمین میں ہے۔ جھوٹ کی زمین سے ہی تمام بدیاں پھوٹتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ کا ذکر فرماتے ہوئے بار بار یہ تاکید فرمائی کہ خبردار جھوٹ سے پرہیز، جھوٹ سے پرہیز، جھوٹ سے پرہیز۔ جھوٹ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ہر بیماری کی جڑ ہے اور شرک بھی جھوٹ ہی سے پیدا ہوتا ہے اور جھوٹ ہی درحقیقت سب سے بڑا شرک ہے کیونکہ آپ اپنی روزمرہ کی زندگیوں کا گہری نظر سے مشاہدہ کر کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہر جھوٹ جو بولا جاتا ہے وہ کسی جھوٹے معبود کی خاطر بولا جاتا ہے اور نفی ذاتہ انسان کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(از خطبہ 24۔ مئی 1996ء)

خدا سے صلح کرو۔ سچی پرہیزگاری سے کام لو۔ آسمان اپنے غیر معمولی حوادث سے ڈرا رہا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پبلشر ماہنامہ انصار اللہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چچازاد بھائی عزیز غلام مصطفیٰ بستی آہیر ضلع لودھراں کے دونوں گردے کام کرنا چھوڑ گئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے نیا گردہ ڈلوانے کا مشورہ دیا ہے چنانچہ ان کی والدہ محترمہ اپنے گردہ کا عطیہ دے رہی ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کر درخواست ہے۔

○ مکرم حکیم محمود احمد صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر ضلع جھنگ کی والدہ محترمہ بعارضہ قلب اور انکی ہمشیرہ صاحبہ بعارضہ شوگر نیز انکا بیٹا منظور احمد بعارضہ مرگی بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد احمد فہیم صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 98-1-24 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نام "فارحہ خان" تجویز ہوا ہے بچی صوبیدار مکرم محمد اشرف خان صاحب کی پوتی اور ڈاکٹر رائے انور احمد مبشر آف احمد نگر کی نواسی اور حافظ محمد رمضان صاحب فاضل عربی (وفات یافتہ) کی پڑنواسی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مستری عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم شہر کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 98-1-16 کو وفات پا گئے۔ ان کی عمر 90 سال تھی موصی ہونے کی وجہ سے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں دفاتر صدر انجمن کے لان میں 98-1-17 کو محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کرائی۔

موصوف مجلس عاملہ جہلم شہر کے معمر ترین رکن تھے۔ اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک متواتر ان کو سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کا موقعہ ملا۔ موصوف میاں عبدالرزاق صاحب امیر ضلع میرپور آزاد کشمیر کے تایا تھے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

2 تبلیغ 1377 ہش — 2 فروری 1998ء

خدا تعالیٰ کے خاص بندے

زندگی کن مراحل سے گذر کر کامیابی کی منزل پاتی ہے۔ عام طور پر یہ بات سمجھی نہیں جاتی۔ اگر کوئی شخص کسی مشکل میں مبتلا ہوتا ہے تو بعض اوقات مایوسی کے رنگ میں وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ شائد اب اتنا گر جائے گا کہ اٹھ نہیں سکے گا۔ حالانکہ مشکلات اس لئے بھی آتی ہیں کہ انسان کو حوصلہ اور ہمت دیں اور زیادہ محنت سے کام کرتے ہوئے کامیابی کے قریب لے جائیں۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک نہایت واضح ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں اس بات کو یقینی بتایا گیا ہے کہ انسان مشکلات میں سے گذر کر ہی اپنی اصل منزل پر پہنچتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہر جوہر قابل کے لئے خدا نے یہی قانون رکھا ہے۔ وہ اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے اور لوگ ان کے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں۔ مگر کچھ وقت نہیں گذرتا کہ وہ اس سبزے کی طرح جو خس و خاشاک میں دبے ہوئے دانے سے نکلتا ہے' نکلتے ہیں۔ اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے۔ یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے۔ کہ وہ ورطہ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن نہ اس لئے کہ غرق کئے جاویں بلکہ اس لئے کہ ان موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہہ میں ہیں۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ نہ اس لئے کہ جلائے جائیں بلکہ اس غرض کے لئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دکھایا جاوے۔ غرض ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور ہنسی کی جاتی ہے۔ ان پر لعنت کرنا ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اپنی نصرت کی چمکار دکھاتا ہے۔ اس وقت دنیا کو ثابت ہو جاتا ہے اور غیرت الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے"

اب یہ دیکھئے کہ مشکلات تو ہر شخص کو پیش آتی ہیں۔ کیا ہر شخص کی یہی کیفیت ہوتی ہے جس طرح اس ارشاد میں فرمایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ مٹی میں پھینک دیتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ جو مٹی میں پھینکے جانے کے بعد اور پیروں کے نیچے کچلے جانے کے بعد اس سبزے کی طرح جو خس و خاشاک میں دبے ہوئے دانے سے نکلتا ہے' نکلتے ہیں۔ وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں گویا کہ اس ساری حقیقت کو پالینے کے لئے سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا خاص بندہ بنا لے۔ صرف خاص بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہوتا ہے کہ انہیں بظاہر ایسا کر دیتا ہے کہ گویا وہ مٹی میں پھینکے گئے ہیں گویا کہ ان کا وجود ہی ختم ہو گیا ہے اور لوگ ان کے اوپر چلتے پھرتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں۔ بلکہ اس سے آگے بڑھ کر وہ ان سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہنسی کرتے ہیں۔ یہاں تک بھی ان کی تسلی نہیں ہوتی تو ان پر لعنت کرنا ثواب کا کام سمجھتے ہیں۔ ایسا ہو چکنے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی خاص تجلی دکھاتا ہے اور وہ ایک سبزے کی طرح نمودار ہو جاتے ہیں جب کہ ان کے اعداء انہیں پیروں کے نیچے کچلتے تھے' جو ان سے ٹھٹھا کرتے تھے جو ان پر ہنسی کرتے تھے جو ان پر لعنت کرنا ثواب سمجھتے تھے وہ پاش پاش ہو جاتے ہیں۔

پس مشکلات تو سب کو آتی ہیں لیکن جب تک انسان خدا تعالیٰ کا خاص بندہ نہ بن جائے اس وقت تک وہ ان مشکلات کو اپنے لئے مفید نہیں پاتا۔ خدا تعالیٰ کا خاص بندہ بننے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کی پیروی کی جائے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے وہ کیا جائے اور جو کچھ وہ کہتا ہے نہ کرو اس سے گریز کیا جائے جب تک انسان ایسا نہ کرے اس وقت تک اسے خدا تعالیٰ کا خاص بندہ بننے کا موقعہ نہیں ملتا۔

پس سب سے پہلی ضرورت انسانی زندگی کو کامیاب سے کامیاب تر بنانے کے لئے یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا خاص بندہ بن جائے۔ خدا تعالیٰ کے تمام احکام کی تعمیل کرے خدا تعالیٰ کو خوش رکھے اور اس سے وہ خود بھی خوش رہے گا۔ باوجود اس کے کہ مشکلات پیش آئیں گی۔ باوجود اس کے کہ لوگ اس کا مقابلہ کریں گے باوجود اس کے لوگ اس کے اوپر چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ گویا کہ اسے ذلیل سمجھ کر بہت نیچا گرانے کی کوشش کریں گے۔ وہ دیکھے گا کہ جلد ہی خدا تعالیٰ کی تجلی ظاہر ہوتی ہے اور تمام مشکلات دور ہو جاتی ہیں اور وہ لوگ جو اسے پیروں تلے کچلنے کی کوشش کرتے تھے اور جو اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے تھے۔ ٹھٹھا کرتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طرح ظاہر ہو گا کہ دنیا اس کا انکار نہ کر سکے گی۔

پس آیئے ہم اس بات کی طرف توجہ دیں کہ ہم کس حد تک خدا تعالیٰ کے خاص بندے بن رہے ہیں۔ اگر ہم واقعی اس سفر پر چل پڑے تو وہ وقت دور نہیں جب ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ یہی سلوک کرے گا کہ ہمیں خس و خاشاک میں دبے ہوئے دانے سے نکلنے والا سبزہ بنا دے گا۔ اگرچہ بظاہر اس سے پہلے ہم کچھ بھی نہیں ہوں گے۔ لوگ ہمیں بے عزت کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم پر دشنام طرازی کریں گے۔ ہمیں پیروں کے نیچے کچلیں گے لیکن ہم چونکہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں گے اور اس کوشش میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک عجیب رنگ سے اپنی تجلی ظاہر کرے گا۔ جو لوگ یہ دیکھ رہے ہوں گے کہ ہم بھنور میں جا کر غالباً غرق ہونے والے ہیں وہ جلد ہی اس بات سے آگاہ ہو جائیں گے کہ یہ تو اس بھنور میں سے موتی لانے والوں میں سے بن گئے ہیں۔ بے شک وہ سمجھیں کہ ہمارے لئے آگ جلائی جا رہی ہے لیکن یہ آگ خدا تعالیٰ کا تماشہ دکھانے کے لئے جلائی جا رہی ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہر لحاظ سے اعداء سے بچائے گا۔ اور اپنی ایک ہی تجلی سے ہمیں اوپر اٹھائے گا اور انہیں نیچے گرا دے گا۔

آیئے ہم خدا تعالیٰ کے خاص بندے بننے کی کوشش کریں۔

تنہائی کا لمحہ لمحہ صدیاں لگتا ہے
دنیا کا ہر ہنستا منظر گریاں لگتا ہے
اپنے دل کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہوں
لیکن یہ دل جلتا بجھتا' بریاں لگتا ہے
میں اس شخص پہ حیراں ہوں جو صدمے پا کر بھی
اندر اندر رونے سے بھی شاداں لگتا ہے

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

یہ تین (-) جو میں نے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً رات اور دن میں اور ان کے ادلنے بدلنے میں اور ہر چیز جو خدا تعالیٰ نے آسمان اور زمین میں پیدا فرمائی ہے اس میں ان لوگوں کے لئے نشانات ہیں جو خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ (-) لیکن اس کے برعکس کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو ہماری ملاقات یعنی خدا تعالیٰ کی طرف لوٹ جانے پر یقین نہیں رکھتے (-) اور دنیا کی زندگی پر راضی ہو چکے ہیں (-) اور انہیں اطمینان نصیب ہو گیا ہے۔ (-) اور جو ہمارے نشانات سے غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرنے والے ہیں (-) اور یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہو گی (-) ان باتوں کی وجہ سے جو وہ کرتے ہیں۔

ان تین (-) میں مغربی تہذیب کے محرکات اور جن جن عوامل پر یہ تہذیب بنائی گئی ہے ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور چونکہ اس وقت یہ تہذیب بڑی شدت کے ساتھ اپنی آخری منزل کی طرف بڑھ رہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ بروقت ان قوموں کو جن کی ہلاکت کا وقت بہت دور نہیں رہا جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار متنبہ کیا جاتا رہے اور احمدی اپنے گرد و پیش اور اپنے ماحول میں ان کو متنبہ کرتے رہیں اور متنبہ رکھیں کہ تمہاری تہذیب (کلام الٰہی) کے بیان کے مطابق آخر کو پہنچ کر مٹنے کے قریب آ چکی ہے اور وہ آگ جو تم نے خود اپنے ہاتھوں بھڑکائی ہے اس آگ میں تمہارے جلنے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ لیکن جو تنبیہہ کرنے والا ہے اس میں خود یہ محرکات نہیں پائے جانے چاہئیں یعنی ایسے محرکات سے بچنا چاہئے۔ جن کے نتیجہ میں تنبیہہ کرنے والے کے خیال میں ایک بات کا انجام بد ہونے والا ہے یا کوئی چیز اپنے بد نتیجہ تک پہنچنے والی ہے اس لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ مغربی تہذیب کے وہ کون سے عوامل ہیں یا کون سے محرکات ہیں جن کے نتیجہ میں یہ قومیں ہلاکت کا منہ دیکھنے والی ہیں جو ان کے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ پس ان عوامل اور محرکات سے ہر احمدی کو واقفیت ہونی چاہئے کیونکہ جب تک ان سے واقفیت نہ ہو وہ نہ خود بچ سکتا ہے اور نہ کسی اور کو بچانے کا اہل ہو سکتا ہے۔

اس پہلو سے یہ تین (-) ہمارے لئے بہت ہی بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ بہت تھوڑے الفاظ میں بہت گہری حکمت کی باتیں ان (-) میں بیان فرمائی گئی ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ وہ لوگ جو رات اور دن کے بدلنے میں اور خدا تعالیٰ کی تخلیق میں غور کرتے ہیں ان میں سے صرف تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے نشانات ہیں۔ یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے جو (کلام الٰہی) مختلف الفاظ میں پہلے بھی پیش کر چکا ہے۔ جب ہم دنیا میں ان امور کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ واقعی ان لوگوں کے لئے جو کائنات کی تخلیق پر غور کرتے ہیں بہت زیادہ نشانات ہیں۔ ان کی محنت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی قدرت کے بہت سے راز ان کے ہاتھ میں آ گئے ہیں اور ان کو ہر قدم پر خدا تعالیٰ کی عظمت کا کوئی نہ کوئی نشان مل رہا ہوتا ہے۔ اس پہلو سے وہ لوگ جو غیر متقی ہیں وہ متقیوں سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ عملاً جب ہم یہ دیکھتے ہیں تو پھر (کلام الٰہی) کا کیا مطلب ہے کہ یقیناً ان لوگوں کے لئے نشانات ہیں جو متقی ہیں۔ اگر عمومی لحاظ سے ان کو عیسائیوں کے مقابل پر متقی قرار دیا جائے تو جو نقشہ ہمیں نظر آ رہا ہے وہ اس سے بالکل برعکس ہے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ متقیوں کے لئے اس کائنات میں نشان ہی کوئی نہیں۔ وہ آنکھیں بند کر کے اس دنیا سے گزر رہے ہیں اور جو غیر متقی ہیں انہوں نے بے انتہا نشان پا لئے ہیں اور وہ قدم قدم پر خدا کی عبرت نمائی کے نشان دیکھ بھی رہے ہیں اور ان سے استفادہ بھی کر رہے ہیں۔

اس کے دو پہلو ہیں جن پر غور کرنے سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے اول یہ کہ جن کو ہم متقی سمجھتے ہیں اگر خدا کی قدرت کے نشانات پر ان کی آنکھیں کھلتی نہیں اور ان کو کچھ پیغامات نہیں ملتے جو دنیا سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور آخرت سے بھی تعلق رکھتے ہیں تو ان کو متقی قرار دینے میں ہم نے غلطی کھائی۔ (کلام الٰہی) بہرحال غلطی نہیں کھا سکتا۔ اس لئے (صاحب ایمان) کی اور متقی کی ایک یہ نشانی بھی بیان فرما دی گئی ہے کہ جب یہ خدا تعالیٰ کی کائنات پر غور کرتے ہیں تو انہیں اس میں ہر قسم کے نشانات دکھائی دیتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی قدرت پر سے اندھوں کی طرح گزر نہیں جاتے بلکہ وہ اس میں ڈوبنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کی تہہ سے موتی نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس جہاں تک دوسرے پہلو کا تعلق ہے اگر تقویٰ کی تعریف یہی ہے تو پھر تو عیسائیوں کو بھی متقی قرار دینا چاہئے اور دہریوں کو بھی متقی قرار دینا چاہئے اور ان تمام مذاہب کے ماننے والوں کو بھی متقی قرار دینا چاہئے جو خدا تعالیٰ کی قدرت میں غور کرنے کے بعد اس سے نتائج اخذ کرتے ہیں اس کا کیا جواب ہے۔؟ اس کا جواب (کلام الٰہی) نے (-) ہی دے دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) کہ ان غور کرنے والوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو غور کے باوجود اندھے رہتے ہیں (-) وہ ہماری ملاقات سے منکر رہتے ہیں اس لئے معلوم یہ ہوتا ہے ان کا غور اور ان کا تدبر محض دنیا کے معاملات میں ہے۔ جہاں تک روحانی رہنمائی کا تعلق ہے وہ خدا تعالیٰ کی تخلیق سے کوئی روحانی رہنمائی حاصل نہیں کرتے۔

اس مضمون کو ایک اور (حکم) میں مزید کھولا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) کہ وہ لوگ جو حقیقی غور کرنے والے ہیں جن کو خدا اہل عقل قرار دیتا ہے وہ صرف سرسری نتیجے نہیں نکالتے یا دنیا سے تعلق رکھنے والے نتیجے نہیں نکالتے بلکہ ان کا غور و تدبر انہیں یہ ماننے پر مجبور کر دیتا ہے کہ اتنا عظیم الشان قانون قدرت ہے اور اتنا عظیم الشان کارخانہ ہے جس کے اندر تہ بہ تہ حکمتیں کار فرما ہیں اس لئے یہ عبث اور بے کار نہیں ہو سکتا اس کا ضرور کوئی مقصد ہو گا تو فرمایا کچھ غور کرنے والے ایسے ہیں جو غور کے نتیجے میں دنیا کی حد تک ہی رہتے ہیں اور اخروی نتیجے اخذ کرنے سے عاری ہو جاتے ہیں۔ باوجود یہ سمجھنے کے کہ اس سارے کارخانہ قدرت کے پیچھے عظیم الشان حکمتیں کار فرما ہیں، باوجود یہ جاننے کے کہ ارب ہا ارب سال کی بہت ہی باریک ڈیزائننگ کی گئی ہے اور بڑا دوررس اور دیر تک قائم رہنے والا کارخانہ قائم کیا گیا ہے وہ اس حقیقت کے ادراک سے قاصر رہتے ہیں کہ اس کا ایک رخ ہے اس کی ایک منزل ہے اس کا ایک مقصد ہے۔ وہ ان سب باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اپنے قریب کے فائدہ کی چیزوں کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کی قدرت کو سمجھتے اور اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے انصاف کا سلوک ہونا چاہئے۔ چنانچہ (کلام الٰہی) بتاتا ہے کہ ان کے ساتھ بھی انصاف کا سلوک ہوتا ہے۔ قانون قدرت ہر ایک کے لئے کھلا ہے بایں ہمہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس کائنات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے نہ دنیا کا اور نہ آخرت کا۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جو آخرت کا فائدہ تو نہیں اٹھاتے البتہ دنیا کا فائدہ ضرور اٹھاتے ہیں، وہ صرف دنیوی لحاظ سے خدا تعالیٰ کے قانون کو سمجھتے اور اس پر غور کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) ان لوگوں کے ساتھ خدا تعالیٰ ناانصافی نہیں کرے گا جس حد تک یہ قانون پر غور کریں گے اور اس سے جس حد تک استفادہ کرنا چاہیں گے خدا تعالیٰ ضرور اجر دے گا۔ مگر چونکہ یہ لوگ دنیا کے اجر پر راضی ہو چکے ہیں (-) اور ان کا دل دنیا کی زینتوں اور دنیا کی لذتوں پر اطمینان پکڑ گیا ہے اس لئے خدا تعالیٰ ان کی خواہش کے مطابق ان سے سلوک کرے گا اور دنیا میں ان کو سب کچھ دے دے گا۔ (-) کا مطلب ہے پیمانے بھر بھر کے دے گا یعنی دنیا میں بھرپور جزا دے گا (-) ان سے دنیا کے معاملہ میں کسی قسم کی کوئی کنجوسی نہیں کی جائے گی اور ان کے بارہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

اس وقت آپ مغربی دنیا پر نظر ڈالیں تو آپ کو بعینہٖ یہی حالت نظر آئے گی۔ جو آدمی (کلام الٰہی) کی حکمتوں کو نہیں سمجھتا اس کے دل میں عجیب عجیب سوال اٹھتے ہیں۔ امت مسلمہ کا تو یہ حال ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب سے بڑی امت ہے لیکن اس کے باوجود امت مسلمہ نہایت ہی بدحالی میں زندگی گزار رہی ہے اور نہایت مفلوک الحال ہے اور اپنی بقا کی بھیک مغربی قوموں سے بلکہ دہریہ قوموں سے مانگنے میں ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی جاتی۔ خوراک ان سے مانگتے ہیں اور ہتھیار بھی ان سے مانگتے ہیں۔

ایک اچھی بات

انسان کو چاہئے کہ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ اور یاد رکھے کہ نیکی کے بھی دو پہلو ہیں ایک ترک شر اور دوسرا افاضہ خیر

انسانی بقاء کے یہی دو ذریعے ہیں۔ اس کے برعکس وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ تثلیث پرست کہہ کر اندھا یا نصف دیکھنے والا قرار دیتا ہے وہ دنیا کی ہر قسم کی لذتیں حاصل کر رہے ہیں اور عظیم الشان ترقیات کر رہے ہیں ان کی نگاہ باریک در باریک چیزوں تک جا پہنچی ہے۔ چنانچہ اس کے ذریعہ وہ اتنی عظمتیں حاصل کر چکے ہیں کہ انسان اگر ان کی سائنس اور ان کی محنت کے نتیجہ میں ان کے ماحصل کو دیکھے تو واقعی یہ کیفیت ہے کہ ان کی بلندی کو اس طرح سر اٹھا کر دیکھنا پڑتا ہے کہ پگڑی گر جاتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان گمراہ اور غلط لوگوں کے ساتھ تو نیک سلوک فرما رہا ہے اور جو خدا کے نیک بندے کہلاتے ہیں ان کے ساتھ اس کے برعکس سلوک فرما رہا ہے؟

سوان (-) کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہرگز خدا کسی سے بھی کوئی ناجائز سلوک نہیں کرتا، کسی بندے سے کوئی ناانصافی کا سلوک نہیں کرتا۔ امت مسلمہ کے لئے دونوں رستے کھلے تھے۔ امت مسلمہ بھی اس کائنات پر غور کر سکتی تھی اور غور و تدبر کے نتیجہ میں دنیا کا بھی فائدہ اٹھا سکتی تھی اور آخرت کا فائدہ بھی اٹھا سکتی تھی لیکن مسلمانوں نے دنیا کو دیکھا اور اس کے باوجود اس کو سمجھنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے دنیا کو دیکھا لیکن اس کے لئے کوئی دلچسپی اور جستجو ان کے دل میں پیدا نہ ہوئی سرسری اور سطحی نظر سے اس دنیا سے گزر جانا ان کی عادت بن گئی پس قانون قدرت نے کامل انصاف کا سلوک کیا نہ ان کی دنیا رہی اور نہ ان کا دین رہا۔ آج عالم اسلام میں (-) یہی کیفیت ہے جو اکثر صورتوں میں ہمیں دکھائی دیتی ہے۔

جہاں تک مغربی قوموں کا تعلق ہے ان کے ساتھ بھی خدا نے انصاف کا سلوک کیا ہے۔ فرمایا میری کائنات کا آدھا پیغام یہ سمجھے ہیں اور جو کچھ سمجھے ہیں اس پر راضی ہو چکے ہیں، اس پر ان کا دل اطمینان پکڑ چکا ہے تو میں ان کو وہ ضرور دوں گا جس پر ان کا دل اطمینان پکڑ چکا ہے، لیکن کائنات کا جو اصل مقصد تھا اس کا یہ انکار کر بیٹھے ہیں ان کے نزدیک یہ کائنات صرف دنیا میں ان کے زندہ رہنے اور ان کے عیش و عشرت کی خاطر بنائی گئی ہے اس سے زیادہ اس کا اور کوئی مقصد نہیں اس لئے دنیا تو ان کو ضرور ملے گی لیکن کائنات کا جو اصل مقصد ہے اس سے عاری رہ جائیں گے۔

اس کے متعلق (کلام الٰہی) مزید ذکر کرتا ہے (-) یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں ہو گا سوائے آگ کے عذاب کے۔ (-) جو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد مربی سلسلہ احمدیہ- پشاور شہر

داد دینے کی عادت

عادات مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں- کچھ ایسی ہیں جو سراسر اچھی ہوتی ہیں- ہمیشہ فائدے کا موجب ہوتی ہیں بعض اس کے بالمقابل بری ہوتی ہیں جو ہمیشہ نقصان پر منتج ہوتی ہیں- لیکن ان دونوں کے علاوہ ایک تیسری قسم ایسی بھی ہے جو فائدے اور نقصان دونوں اپنے اندر رکھتی ہے- جس عادت سے متعلق اس وقت کچھ کہنا چاہتا ہوں اس کا تعلق تیسری قسم سے ہے-

داد کی عادت ایک ایسی خصلت ہے جو انسان کو فائدہ بھی پہنچاتی ہے اور نقصان سے بھی دوچار کرتی ہے- اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی عادت سے یہ دونوں باتیں کیسے پیدا ہوتی ہیں؟ کہ کچھ لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوں اور بعض کو اسی کی وجہ سے نقصانات کا سامنا کرنا پڑے-

اس کے لئے یہ بات ذہن نشین رہے کہ داد کی عادت دو قسموں پر مشتمل ہے- ایک داد دینے کی عادت اور دوسری داد وصول کرنے کی عادت- اور یہ دونوں عادتیں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں کیونکہ دونوں کے نتائج میں فرق ہوتا ہے- جن لوگوں کو داد دینے کی عادت ہوتی ہے وہ ہمیشہ فائدے میں رہتے ہیں اور اچھے حالات میں زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں- جبکہ وہ جنہیں داد وصول کرنا اچھا لگتا ہے ایسے لوگ پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں اور انہیں ہر وقت نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے-

داد دینا ایک اچھی عادت ہے کہ اگر ہم کسی کے اندر کوئی خوبی دیکھتے ہیں تو اس کی تعریف کریں- داد دینے کے معنی ہی یہ ہیں کہ حقدار کو اس کا حق دیا جائے- اگر آپ کو کسی کی کوئی بات یا عمل اچھا لگتا ہے تو اول تو اس کا برملا اعتراف کرنا چاہئے اور ساتھ ہی کچھ ایسے الفاظ کہنے چاہئیں جس سے اس کو سراہنا مقصود ہو- لیکن داد رسی چونکہ انصاف کرنے کو بھی کہتے ہیں اس لئے جب بھی کسی کی تعریف کریں تو اس کے اندر موجود اس خوبی کے مطابق کریں جس نے آپ کو متاثر کیا ہے- اگر حد سے زیادہ کریں گے تو یہ داد دینا نہیں بلکہ چاپلوسی کہلائے گی- جو کہ اپنی ذات میں انتہائی بری عادت ہے-

جن لوگوں میں یہ اچھی عادت پائی جاتی ہے وہ بہت ساری خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں- یہ لوگ ہمیشہ دوسروں کو سراہنے کی جستجو میں لگے رہتے ہیں- انہیں کسی میں بھی اگر معمولی سی بھی کوئی خوبی یا اچھی بات نظر آئے جس نے ان کو اپنی طرف مائل کیا ہو تو فوراً اس کو APPRECIATE کرتے ہیں- یہ لوگ اپنے ماحول میں کسی قسم کی تنگ نظری کا مظاہرہ نہیں کرتے بلکہ جہاں بھی ان کو کوئی چیز متاثر کرتی ہے اس پر ایک اچھے رنگ میں جذبات کا اظہار کرتے ہیں- اور اس کو دوسرے کا حق خیال کرتے ہیں-

جو لوگ اس خصلت کو اپناتے ہیں ان کے اندر ایک یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ منصف مزاج ہوتے ہیں- کسی کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کرتے ہمیشہ دوسروں کا خیال رکھتے ہیں- اگر کسی کو تکلیف میں دیکھتے تو پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کی تکلیف کو رفع کرنے کی کوشش کرتے ہیں- جب کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو انصاف کو مد نظر رکھتے ہیں- اس لئے ان کا کوئی بھی فیصلہ غلط نہیں ہوتا- لوگ ان کو اپنوں سے بھی زیادہ چاہتے ہیں اور ان سے محبت کرتے ہیں-

یہ عادت انسان کے اندر ایک یہ تبدیلی بھی پیدا کرتی ہے کہ اپنی تعریف کی حرص ختم ہو جاتی ہے اور دل ہمیشہ دوسروں کی تعریف پر آمادہ رہتا ہے- چنانچہ دوسروں کو داد دے کر دل کو ایک سکون ملتا ہے- ایسے لوگوں کو اپنی تعریف سننے اور کروانے کا شوق بالکل نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ لوگ کسی دوسرے کی تعریف سنکر حسد میں مبتلا ہوتے ہیں- ان کو اگر کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس موقع پر جب ان کے سامنے کسی کی برائی کی جا رہی ہو- ایسی صحبت سے حتی الوسع یہ لوگ گریز کرتے ہیں- ہاں اگر کبھی اتفاق سے کسی ایسی مجلس میں چلے جائیں تو بجائے اس کے کہ ان کی ہاں میں ہاں ملائیں یہ ان کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح یہ کسی کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو ناکام بنا دیتے ہیں-

جو لوگ دوسروں کو سراہنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں- ان کو اپنی نسبت دوسروں کا زیادہ خیال ہوتا ہے- یہ خواہ بڑے سے بڑے عہدے پر بھی فائز ہوں تب بھی ان تک پہنچنا بہت آسان ہوتا ہے- ان کے اندر انکساری کا مادہ ہوتا ہے اور خدمت کے جذبہ سے پوری طرح سرشار ہوتے ہیں- یہ امیر اور غریب کے درمیان کسی قسم کی تمیز نہیں کرتے بلکہ دونوں طبقوں کو برابر خیال کرتے ہیں- اور سب سے مساوی سلوک کرنے کے عادی ہوتے ہیں- ان کی جب بھی کسی کو ضرورت پڑتی ہے تو یہ فوراً اپنے آپ کو حاضر کر دیتے ہیں- اور جب بھی کسی کو ان سے کوئی کام ہوتا ہے تو بغیر کسی مشکل کے بہت آسانی سے ان کا وہ کام ہو جاتا ہے- یہ لوگ دوسروں کی مدد کر کے اور ان کی خدمت کر کے دلی راحت محسوس کرتے ہیں-

دوسروں پر طعن کرنے، نکتہ چینی کرنے اور اعتراضات کرنے سے بھی دوسرے کو تکلیف ہوتی ہے- لہذا داد دینے والے ان باتوں سے بھی کلیتہً اجتناب کرتے ہیں- ان کی کوئی بات بھی اس غرض سے نہیں ہوتی کہ دوسرے کو تکلیف دی جائے- بلکہ یہ کسی میں موجود چھوٹی سے چھوٹی خوبی کو بھی ابھارتے ہیں اور اگلے کا حوصلہ بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں اگر ان کے سامنے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو ان کو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ گویا انہیں کسی نے تکلیف پہنچائی ہے- یہ دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ خیال کرتے ہیں- جب بھی کسی کو مصیبت میں دیکھتے ہیں تو کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح تکلیف میں مبتلا آدمی کی مصیبت کو دور کیا جائے- ایسے لوگوں کو دکھ پہنچانے اور بے وجہ اعتراض کرنے اور چھوٹی چھوٹی بات پر نکتہ چینی کرنے کی بالکل عادت نہیں ہوتی حتیٰ کہ اگر کوئی دوسرا بھی ان کے سامنے کوئی ایسی حرکت کرے تو اسے بھی یہ بہت ناپسند کرتے ہیں-

ایک داد دینے والے وجود کے اندر جو خوبیاں پیدا ہو سکتی ہیں- ان میں سے چند اس وقت آپ کے سامنے رکھی ہیں- ان سے ملتی جلتی اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو ایسے انسان میں پائی جاتی ہیں- ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ جب ایک شخص دوسروں کو ترجیح دیتا اور ان کا خیال رکھتا ہے تو لوگ خود بخود اس کا خیال رکھنے پر مجبور ہوتے ہیں کیونکہ ایسا انسان اپنی اس خوبی کی بدولت ان کے دلوں میں اتر کر اپنی جگہ بنا لیتا ہے- جہاں سے وہ اسے نکال نہیں سکتے- جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے آدمی کی زندگی نہایت ہی پر سکون اور خوش و خرم گذرتی ہے- ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات حاصل ہو جاتی ہے- پس ایسا شخص اپنی زندگی پر جتنا بھی ناز کرے کم ہے- لیکن یہ بھی ہے کہ اسے ناز کرنے کی عادت نہیں ہوتی-

اب جہاں تک اس صلاحیت سے محروم لوگوں کا تعلق ہے تو ان کے اندر اس کے برعکس بہت سی خامیاں پائی جاتی ہیں- ان میں سب سے بڑی کمزوری تو یہ ہوتی ہے کہ ایسے لوگ ہمیشہ داد وصول کرنے کے انتظار میں رہتے ہیں- اگر لوگ ان کی تعریف کر دیں تو یہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر کبھی تعریف نہ ہو تو یہ بات ان پر بہت گراں گذرتی ہے- یہ لوگ اپنے متعلق کوئی بھی منفی بات برداشت نہیں کر سکتے- خواہ وہ حقیقت ہی کیوں نہ ہو- چنانچہ اس طرح ان کے اندر حقیقت کا سامنا کرنے کی صلاحیت سے محرومی پیدا ہونے لگتی ہے- ان میں دوسروں کو Appreciate کرنے کی ہمت نہیں ہوتی- کسی کے لئے ذرہ سی بھی تعریف منہ سے نکالنا اپنی توہین خیال کرتے ہیں- کیونکہ انہیں یہ وہم ہوتا ہے کہ اس طرح ہم دوسروں کی نظر سے گر جائیں گے- یہ اپنے زعم میں اس کو برتری خیال کر رہے ہوتے ہیں- حالانکہ حقیقت میں یہ کمتری کا احساس ہے جو آہستہ آہستہ بڑھنے لگتا ہے- جس کی وجہ سے ان میں سے بعض پر ایسا وقت بھی آتا ہے کہ اکثر ان میں سے ذہنی طور پر بالکل مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں-

جن کو اپنی تعریف کروانے کا شوق ہوتا ہے یہ لوگ دوسروں کی طرف التفات کرنے یعنی توجہ کرنے کو بالکل پسند نہیں کرتے- چنانچہ اگر کسی میں کوئی خوبی دیکھتے ہیں تو اول تو اس کا اعتراف نہیں کرتے اور اگر کر بھی لیں تو بہت کنجوسی سے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں- ان لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہیں- ان کی ہر بات اپنے گرد گھومتی ہے- جب بھی بات کرتے ہیں تو اپنی ذات کے حوالے سے کہ میں ایسا ہوں، میں نے یہ کر دیا اور میں وہ کروں گا وغیرہ- ان کے سامنے اگر کسی دوسرے کی تعریف کر دی جائے تو یہ بات بھی ان کو سخت ناگوار گذرتی ہے- اول تو یہ اس سے اتفاق نہیں کریں گے- اور جب کریں گے تو کچھ نہ کچھ کیڑے ضرور نکالیں گے- یہ لوگ اپنے علاوہ ہر دوسرے کو اپنے سے کمتر خیال کرتے ہیں حالانکہ درحقیقت یہ خود کمتری کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں-

ان لوگوں کی ایک یہ بھی کمزوری ہوتی ہے کہ یہ دوسروں کا حق مارنے کی کوشش میں رہتے ہیں- مثلاً اگر کہیں گفتگو ہو رہی ہے تو وہاں اپنی بات تو خوب اچھے طریقے سے سنا لیں گے مگر جب دوسرے کی باری آئے گی تو اگر ان کے اختیار میں ہوگا تو اسے موقع دینے سے ہی انکار کر دیں گے اور اگر کسی طرح وہ موقع پا لیتا ہے تو بڑی اکتاہٹ سے اس کی باتوں کو سنیں گے اور اس میں خامیاں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے- پھر یہ بات بھی ہے کہ اگر لوگ ان کے کسی مدمقابل کی تعریف کر دیں تو یہ ان کے لئے بہت ہی تکلیف کا موجب ہوتا ہے- کیونکہ یہ لوگ ہر معاملے میں اپنی ہی برتری کے خواب دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں- اور کسی دوسرے کی تعریف ان کی برداشت سے باہر ہوتی ہے- لیکن جب لوگ ان کے اس وہم کے خلاف دوسروں کو سراہتے ہیں تو اس سے ان کو شدید صدمہ پہنچتا ہے- چنانچہ اس قسم کی تکالیف کا ان لوگوں کو ہر وقت سامنا رہتا ہے جس کی وجہ سے یہ ہر وقت پریشان رہتے ہیں- اور اس پریشانی سے ان کی نجات اپنی عادت کی وجہ سے ناممکن بنتی چلی جاتی ہے-

جب یہ لوگ اختیارات کے مالک بنتے ہیں تو ہمیشہ من مانی سے کام لیتے ہیں- دوسروں سے مشورہ کرنے اور رائے لینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے بلکہ ہر معاملے میں اپنی مرضی کو مقدم رکھتے ہیں- اور چاہتے ہیں کہ لوگ بھی انہیں کے فیصلوں کو درست قرار دیں- انکی عادت ہوتی ہے کہ یہ ہمیشہ اپنی سوچ کو دوسروں پر مسلط کرتے ہیں- اگر کوئی اپنی رائے کا اظہار کرے تو یہ اس سے بہت سختی سے پیش آتے ہیں- چنانچہ اپنی اس روش کی وجہ سے ان کو بعض اوقات بڑے بڑے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے- لوگوں کے نیک مشوروں کو جب یہ ٹھکراتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں ان کے کاروبار تباہ ہونے لگتے ہیں اور ان کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اس موقع پر بھی اکثر ان میں سے اپنے آپ کو بے قصور خیال کرتے ہیں کیونکہ ان کے اندر اپنی غلطی کے اعتراف کی بھی طاقت نہیں ہوتی- اپنی کوتاہی کو تسلیم کرنا ان کے لئے وبال جان ہوتا ہے- چنانچہ ایسے وقت پر جا کر ان کو ہوش آتی ہے جبکہ سب کچھ برباد ہو چکا ہوتا ہے- پھر انہیں احساس ہوتا ہے کہ کاش ہم ان باتوں پر غور کر لیتے جو ہمیں اچھے مشوروں کے طور پر بتائی جا رہی تھیں- اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تو آج ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا-

داد وصول کرنے کی غرض سے کام کرنے والے ہر کام صرف اپنی تعریف کی خاطر کرتے ہیں- جب تک لوگ ان کے گن گاتے رہیں یہ کام کرتے رہیں گے اور جب لوگ تعریف چھوڑ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد جہلمی شاہد بی اے

ہماری تاریخ

ماہنامہ خالد نومبر 1960ء

چند دن کراچی میں

(مجلس کراچی کے سالانہ اجتماع کے متعلق تاثرات)

کراچی جدید طرز تمدن' عالی شان عمارات اور دیگر منفرد خصوصیات کے باعث ملک بھر میں ایک ممتاز اور نمایاں حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ کراچی کی شاہراؤں پر قطار اندر قطار تیرتی ہوئی موٹر کاریں۔ رکشے بسیں ہر نووارد پر وہاں کی وسعت تجارت اور فراوانی دولت کی دھاک بٹھائے بغیر نہیں رہتی۔ کراچی کے بارونق بازاروں اور ہوٹلوں اور ریستورانوں میں آنے جانے کا تانتا۔ یہ سب امور وہاں کے مخصوص شعبہ ہائے زندگی کے آئینہ دار ہیں۔ لیکن مجھے آئندہ سطور میں قطع نظران امور کے اس پر رونق و عظیم شہر میں بسنے والے ان چند "دیوانوں" کا تذکرہ کرنا ہے جن میں حضرت امام جماعت الثانی کے مختصر لیکن جامع اور روح پرور پیغام نے زندگی کی برقی لہر دوڑادی۔ حضرت امام جماعت الثانی نے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے نام پیغام دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ

اپنے فرائض کو سمجھو اور اپنی زندگی پر غور کرتے رہو کہ وہ نہایت محدود ہے لیکن کام جو آپ لوگوں کے سپرد کیا گیا۔ ہزاروں سال کا ہے لیکن اسے ستر اسی سال میں ختم نہ کیا گیا تو اس کا پورا ہونا یا تو ناممکن ہو جائے گا یا جتنی بھی فتح حاصل کی گئی بیکار اور ضائع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس دن سے محفوظ رکھے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی مساعی کو دیکھنے کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ مجلس کراچی کے پانچویں سالانہ اجتماع منعقدہ 9'10'11۔ اکتوبر 1960ء میں شمولیت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مقامی مجلس کے نمائندے کی حیثیت سے خاکسار کو وہاں جانے کا ارشاد ہوا۔ 9۔ اکتوبر 1960ء بروز جمعہ کراچی کے پانچویں سالانہ اجتماع کے افتتاح سے دو اڑھائی گھنٹے قبل میں کراچی پہنچ چکا تھا۔ 9 سے 11 تاریخ تک مسلسل تین دن ہمارے مرکزی اجتماع کی طرح مقام اجتماع میں گزرے۔ تین دن پل بھر کی طرح گزر گئے۔ پروگرام کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ یہ مشین کی طرح حرکت میں آتا رہتا تھا۔ یوں تو ہر خادم کی حرکت و سکون سے ذمہ داری کا احساس نمایاں تھا لیکن قائد مجلس اور ان کے ناظمین و منتظمیں اجتماع کے چہروں سے ٹپکتی ہوئی متانت معاملہ فہمی اور مستعدی کو دیکھ کر ایک زائر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ اجتماع سے فارغ ہو کر اثنائے قیام میں ایک روز چند دوستوں کے ساتھ سمندر پر جانے کا پروگرام تھا کراچی سے کوئی 18 میل کے فاصلہ پر مقام کھلے سمندر کا نظارہ کرنے کے لئے مخصوص ہوا میں ایک بڑی چٹان پر کھڑا حد نظر تک پھیلے ہوئے سمندر کی بپھرتی ہوئی موجوں اور پیہم مصروف کشاکش کا نظارہ کر رہا تھا کہ یکایک میں ایک خیال میں کھویا سا گیا۔ میں سوچ رہا تھا۔ کراچی کے خدام کے سینوں میں موجزن جذبہ خدمت خلق کراچی کے گرداگرد پھیلی ہوئی کائنات سمندر سے اکتساب تو نہیں؟ مجلس کراچی کی بلند ہمتی اور مقصد کی طرف کشاں کشاں بڑھنے کی برق رفتاری کا اسی سے اندازہ فرما لیجئے۔ جیسا کہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ

"آج سے پانچ سال قبل 1956ء میں جب مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا پہلا اجتماع منعقد ہوا تو مصارف اجتماع کے لئے تین ہزار کا بجٹ تجویز کیا گیا لیکن آج پانچ سال کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے اس پانچویں سالانہ اجتماع کا بجٹ تیرہ ہزار روپیہ ہے۔"

اس اجتماع میں تقریباً تین سو خدام کے علاوہ ایک سو اطفال نے بھی شمولیت اختیار کی۔ اس میں آخر کیا شک ہے کہ بچے قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ مجلس کراچی کو قوم کے ان نونہالوں کی تربیت کا بھی پورا پورا احساس ہے۔ اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کی دینی معلومات احمدیت کے روشن مستقبل کی ضامن تھیں ننھے منے نونہالوں کے معصوم لبوں سے کلام الٰہی اور احادیث النبیؐ کا صحت الفاظ کے ساتھ ادا ہونا گویا خوبصورت اور رنگا رنگ پھولوں کا جھولنا تھا۔

11۔ اکتوبر کی شام کو اجتماع کا پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ مقام اجتماع کراچی صدر سے کوئی 14 میل کے فاصلہ پر ملیر کینٹ میں واقع تھا۔ واپسی کے لئے بسوں کا انتظام تھا۔ یہ نظارہ بھی قابل دید تھا۔ اجتماع جس کے ساتھ نظم و ضبط اور وقار کے مظاہرہ کی بھی انتہا تھی۔ آفتاب اپنی نورانی کرنوں کو لپیٹ میں لے کر مغرب کے شبستان کی طرف کوچ کا نقارہ بجا چکا ہے۔ تاریکی آہستہ آہستہ آفاق پر مسلط ہو رہی تھی۔ خدام مقام اجتماع کے عین وسط میں اختتامی تقریب کے بعد دریوں پر بیٹھے تھے بسیں خدام کو ان کی قیام گاہوں تک پہنچانے کے لئے آکر مقام اجتماع میں کھڑی ہو گئی تھیں ایسے میں بظاہر ہر ایک کو اپنی اپنی قیام گاہ پر جانے کے لئے ہماری "مشرقی روایات" کے مطابق دھکا پیل تک تو نوبت ضرور آنی چاہئے تھی۔ لیکن قائد صاحب کے اعلان کے بعد بسیں دیکھی ان دیکھی برابر معلوم ہوتی تھیں۔ باری باری ہر ایک حلقہ کے خدام اپنی اپنی مخصوص بسوں میں بیٹھ گئے اور اس طرح نظم و ضبط کا شاندار مظاہرہ کیا۔

بیرونی مجالس سے آئے ہوئے خدام کو پہلی ہی بس میں احمدیہ ہال تک پہنچا دیا گیا۔ کوئٹہ سے آئے ہوئے چار خدام میرے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئے۔ خدام خواہ کسی بھی مجلس سے تعلق رکھتے ہوں ان کی ایک دوسرے سے اجنبیت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن ان احباب کی طبائع کے ساتھ ایک گونہ یکسانیت کے باعث آپس میں بہت جلد گھل مل گئے اور یہی امر کراچی میں چند دن مزید گزارنے کا باعث بنا۔ ان ایام میں مجلس خدام الاحمدیہ کے روزمرہ کے پروگرام اور دیگر مساعی کو بغور دیکھنے کا موقع مل گیا۔ احمدیہ ہال کی بالائی منزل میں چھوٹے چھوٹے صاف ستھرے کمروں میں مجلس کے ناظمین کو پورے دفتری ماحول میں نہایت متانت' سنجیدگی اور انتھک محنت سے کام کرتے دوران اجتماع میں دل و دماغ پر قائم شدہ تاثرات کے نقوش پختہ ہو گئے۔

یہ معلوم کر کے میری حیرانی کی انتہاء نہ رہی کہ مجلس کی تنظیم کا یہ سارے کا سارا سلسلہ بغیر کسی ایک بھی تنخواہ دار ملازم کے کلیتہً آنریری خدام کی مساعی کا مرہون منت ہے ملازمتوں سے عصر کے بعد احمدیہ ہال یا دوسرے مقررہ مراکز میں ناظمین کا آجانا اور اپنے اپنے شعبہ کا کام کرنے کے بعد رات 10' 11 یا 12 بجے اپنے اپنے گھروں کو جانا ان کا معمول ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی عملی بیداری کو ظاہر کرنے کے لئے ان کا ایک کارنامہ ہی کافی ہے اور وہ دو فضل عمر ڈسپنسریاں ہیں۔ مجلس کراچی کے ناظم خدمت خلق صاحب نے ہمیں ایک شام انہیں دیکھنے کی دعوت دی۔ یہ ڈسپنسریاں خالص خدام کی توجہ کا نتیجہ ہیں جن کی تعمیر پر اب تک نصف لاکھ سے زائد روپیہ صرف ہو چکا ہے اور ہنوز عمارت زیر تعمیر ہے۔ ان کا ماہوار بجٹ تین ہزار روپیہ ہے اور دو کوالیفائڈ ڈاکٹرز دو لیڈی ڈاکٹرز' ایک نرس' دو کمپونڈرز اور دو ڈریسرزان کے مستقل عملہ میں شامل ہیں۔

یہ ڈسپنسریاں غریب اور نادار عوام کی خدمت کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ بیسیوں مریض یہاں سے ہر روز مفت دوائیں حاصل کرتے ہیں۔

بیرونی مجالس کے خدام کے اعزاز میں دی گئی ایک دعوت عصرانہ میں نائب قائد صاحب کراچی نے اپنی تقریر میں کتنی حقیقت پر مبنی بات کی کہ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے جو کچھ مساعی سر انجام دی ہیں۔ حقیقی مقصد سے کہیں کم تر ہیں اور ابھی ہمیں اس سلسلہ میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ جب مقصد بلند اور عظیم ہوتا ہے تو بڑی سے بڑی کامیابی بھی حقیر دکھائی دیتی ہے۔

یاد رفتگان

میاں خیر محمد احمدی

محترمہ خیر النساء بیگم

خاکسار کی اہلیہ خیر النساء بیگم دختر منشی غلام رسول صاحب پختہ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ 1922ء میں پیدا ہوئیں۔ کلام الٰہی گھر ہی میں اپنے والد صاحب سے پڑھا۔ موصوفہ عبادت گذار تھیں اور پچھلی رات کو اٹھ کر دعائیں کرتیں۔ انہیں ان کے والد صاحب نے بہت سی دعائیں یاد کرائیں۔ اس لئے وہ بہت ہی دعائیں کرنے والی تھیں۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ اور سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتیں۔

توکل علی اللہ:۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ تھا۔ جب بھی کوئی پریشانی یا مشکل درپیش ہوتی۔ مجھے تسلی دے کر خود عبادت اور دعاؤں میں لگ جائیں اور کہہ دیتیں کہ آپ فکر نہ کریں۔ آرام کریں۔ اللہ نے چاہا تو پریشانی دور ہو جائے گی۔ 1937ء میں ان کی شادی خاکسار سے ہوئی موصوفہ تقریباً 58 سال میری شریک حیات رہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ ہماری کبھی آپس میں شکر رنجی ہوئی ہو۔

مہمان نوازی:۔ میری اہلیہ صاحبہ بہت مہمان نواز تھیں۔ اور جب تک صحت نے اجازت دی۔ اپنے رشتہ داروں کے علاوہ مرکز سلسلہ سے بھی مربی صاحبان تشریف لاتے۔ اکثر کھانا ہمارے ہاں سے جاتا۔ بعض مربی صاحبان جن کی تقرری ڈیرہ غازی خاں ہوتی۔ ان کو کھانا باقاعدگی سے بھجواتیں۔

خدمت خلق:۔ خدمت خلق خاموش طریقے سے کرتیں۔ محلہ میں کسی کے دکھ اور تکلیف کے متعلق سن کر فوراً وہاں جاتیں۔ اور ان کی ہر طرح پریشانی دور کرنے کی کوشش کرتیں۔ اس میں مالی امداد بھی شامل ہوتی۔

محبت کلام الٰہی:۔ موصوفہ نے محلہ کے بہت سے غیر از جماعت بچوں اور بچیوں کو کلام اللہ پڑھایا۔ اور انہیں عبادت سکھائی۔ انہیں اکثر سچی خوابیں آتی تھیں۔ جو کہ وقت پر پوری ہو جاتیں۔ یہ تین دعائیں متواتر اللہ تعالیٰ سے مانگتی رہتیں۔

1۔ خاتمہ بالخیر اور اللہ پاک کسی کا محتاج نہ کرے۔
2۔ چلتے پھرتے مولا کریم اپنے پاس بلالے۔
3۔ اللہ میاں مجھے اپنے خاوند کے سامنے وفات دینا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تینوں دعائیں قبول فرما لیں۔

وفات:۔ میری اہلیہ صاحبہ بروز سوموار مورخہ 18 دسمبر 1995ء کو ہارٹ اٹیک سے چند منٹ کے اندر وفات پا گئیں۔

وفات سے پہلے دعائیں کرتی ہوئی اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئیں۔

بوقت وفات ان کی عمر 73 سال تھی۔ انہیں مقامی احمدیہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جنازہ میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

اولاد:۔ موصوفہ نے تین شادی شدہ بیٹے اور تین بیٹیاں صاحب اولاد 9 پوتے اور 9 پوتیاں 5 نواسے 6 نواسیاں اپنی یادگار چھوڑیں۔ دعا ہے کہ مولا کریم انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31442

میں عزیز الرشید ولد چوہدری رشید احمد گھمن قوم جٹ گھمن پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ فیصل آباد حال ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عزیز الرشید H.M.C ٹیکسلا ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر1 چوہدری لئیق احمد عابد ماموں موصی 11/25 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر2 انوار احمد انوار مربی سلسلہ۔

مسل نمبر 31443

میں طیب رشید ولد چوہدری رشید احمد گھمن قوم گھمن جٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ فیصل آباد۔ حال ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طیب رشید ایچ ایم سی ٹیکسلا ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر1 چوہدری لئیق احمد عابد ماموں موصی گواہ شد نمبر2 انوار احمد انوار مربی سلسلہ ربوہ

مسل نمبر 31444

میں مظفر رشید ولد چوہدری رشید احمد گھمن قوم گھمن جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ فیصل آباد۔ حال ایچ ایم سی ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مظفر رشید ایچ ایم سی ٹیکسلا ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر1 چوہدری لیئق احمد عابد ماموں موصی گواہ شد نمبر2 رشید احمد وصیت نمبر 18725 والد موصی۔

مسل نمبر 31445

میں مدثر رشید ولد چوہدری رشید احمد قوم گھمن جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ فیصل آباد ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مدثر رشید H.M.C ٹیکسلا ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر1 چوہدری لیئق احمد عابد ماموں موصی ربوہ گواہ شد نمبر2 انوار احمد انوار مربی سلسلہ ربوہ۔

مسل نمبر 31446

میں محمد اشرف ولد چوہدری سلطان علی قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان کالونی نمبر 2 فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر A-457 گلستان کالونی نمبر2 فیصل آباد برقبہ 5 مرلہ مالیتی -/1200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2702 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اشرف مکان نمبر A/457 گلستان کالونی نمبر2 فیصل آباد گواہ شد نمبر1 پیر عبدالرحمٰن وصیت نمبر 6485 گواہ شد نمبر2 حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر 27002۔

مسل نمبر 31447

میں طلعت ریاض زوجہ چوہدری ریاض احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B/703 پیپلز کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طلعت ریاض مکان نمبر 703 بی پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 چوہدری ریاض احمد مسل نمبر 31336 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر 27002۔

مسل نمبر 31448

میں آفتاب احمد شیخ ولد شیخ عزیز احمد قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر ساڑھے بتالیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنک مدرسہ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان پختہ واقع الفیاض کالونی برقبہ 10 مرلہ مالیتی -/750000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ آفتاب احمد لنک مدرسہ جامعہ امدادیہ سٹریٹ الفیاض کالونی ستیانہ روڈ فیصل آباد گواہ شد نمبر1 حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر 27002 گواہ شد نمبر2 محمد جمیل وصیت نمبر 17016۔

مسل نمبر 31449

میں بشریٰ آفتاب زوجہ شیخ آفتاب احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے سنتالیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنک مدرسہ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 15 مرلہ واقع ناصر باغ ترنول روڈ ٹیکسلا مالیتی -/50000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/15000 روپے۔ 3۔ نقد بصورت پرائز بانڈ و بینک بیلنس -/50000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی -/40000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/155000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ آفتاب لنک مدرسہ۔ جامعہ امدادیہ سٹریٹ الفیاض کالونی ستیانہ روڈ فیصل آباد گواہ شد نمبر1 حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر 27002 گواہ شد نمبر 2 شیخ آفتاب احمد مسل 31448 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31450

میں نگہت مسعود زوجہ مسعود احمد صاحب چیمہ قوم چیمہ پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15 منظور پارک نیو شالیمار ٹاؤن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/10000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی -/47660 روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نگہت مسعود زوجہ مسعود احمد چیمہ 15 منظور پارک نیو شالیمار ٹاؤن ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد قریشی مربی سلسلہ وصیت نمبر 23096 گواہ شد نمبر 2 کاشف بن ارشد وصیت نمبر 28964۔

مسل نمبر 31451

میں سلمیٰ بیگم بیوہ میاں عبدالرؤف قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان 727 بلاک ایف گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/300000 روپے۔ اور حق مہر -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت منافع از نقدی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سلمیٰ بیگم مکان نمبر 727 بلاک ایف گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر1 عطاء الغنی ثاقب مکان نمبر 727 بلاک ایف گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر2 چوہدری ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ گلشن راوی لاہور۔

مسل نمبر 31452

میں نذیر بیگم زوجہ بہاول بخش قوم کھوکھر پیشہ زراعت عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ا۔ زمین برقبہ 4 کنال مالیتی۔/240000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/6000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الراقمہ نذیر بیگم ساکن کھوکھر غربی P.O خاص ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 خلیل احمد ولد بہاول بخش کھوکھر غربی ضلع گجرات گواہ شد نمبر2 جمیل احمد ولد بہاول بخش ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات۔

بقیہ صفحہ 3

کچھ انہوں نے محنتیں کیں اور عظیم الشان کارخانے بنائے اس کا پھل اسی دنیا تک محدود ہو کر رہ گیا۔ (۔) یعنی انہوں نے جو کچھ انڈسٹری قائم کی اور عظیم الشان کارخانے بنائے اس کا پھل اسی دنیا میں رہ گیا (۔) یعنی گر گیا اس میں اوپر جانے کی طاقت نہیں تھی' بالفاظ دیگر اس میں اخروی دنیا میں ان کا ساتھ نبھانے کی کوئی طاقت نہیں تھی نہ اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا اور نہ وہ اس مقصد کو پورا کر سکتا تھا۔ (۔) اور ان کے اعمال اس دنیا میں باطل ہو گئے۔ (۔) یعنی بے نتیجہ ہو کر رہ گئے' اصل مقصد سے ہٹ گئے۔ چنانچہ (کلام الہی) کی دوسری (۔ جو میں نے پڑھی تھی جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اہل عقل یہ نتیجہ نکالتے ہیں (۔) اس میں بھی باطل کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ تو باطل ایک ایسی چیز کو کہتے ہیں جو بے مقصد ہو' اپنی ذات میں کچھ لذتیں دے جائے لیکن بعد میں اس کا نتیجہ کوئی نہ نکلے۔ تو گویا اس دنیا کو انہوں نے باطل کے طور پر ہی دیکھا اس لئے ان کے اعمال باطل ہو گئے ان کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اس میں کوئی ناانصافی نہیں۔

فرمایا یہ ان کا فلسفہ ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ جب بھی ان کو کہا جائے کہ ایک بعد کی دنیا ہے اس کے لئے تیاری کرو" اس کی طرف بھی دیکھو تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے (۔) یہ ڈرانے والا خدا کی ہستی پر ایمان لانے والا کیا تمہیں اس بات سے ڈراتا ہے کہ تم مر جاؤ گے (۔) اور تم مٹی ہو جاؤ گے (۔) اور ہڈیاں بن جاؤ گے (۔) تم پھر نکالے جاؤ گے" کیسی باتیں کرتا ہے یہ بیان کرنے والا۔ (یعنی وہ لوگ جو دنیا پر راضی ہو جاتے ہیں اور مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور آخرت کے فلسفہ کا انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں) (۔) بہت ہی بڑی اور بعید از عقل بات ہے (۔) جس کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے" کچھ بھی نہیں ہو گا۔ تم مر جاؤ گے مٹی بن جاؤ گے تمہاری ہڈیاں گل سڑ جائیں گی اور بس اس سے پہلے پہلے کی جو زندگی ہے اس میں جو کرنا ہے کر لو۔ (۔) وہ کہتے ہیں اس دنیا کی زندگی کے سوا جو ہم دنیا میں گزار رہے ہیں اور کوئی زندگی نہیں' اسی دنیا میں ہم زندہ رہتے ہیں اور اسی میں ہم مرتے ہیں اور ہم ہرگز دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے ہماری کوئی جواب طلبی نہیں کی جائے گی۔

پس یہ دو مختلف فلسفہ ہائے حیات ہیں جو یہاں آ کر کھل کر ایک دوسرے کے مد مقابل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف یہ دنیا کی قومیں ہیں جنہوں نے دنیا میں بے انتہا ترقیات کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر پہلو سے ان کو ان کی محنت کا اجر عطا فرمایا ہے۔ ان کا اجر پانا خدا کی ہستی کے خلاف دلیل نہیں بلکہ خدا کی ہستی کا ثبوت ہے۔ اور اس میں (ایمان والوں) کے لئے یہ نصیحت ہے کہ دیکھو! جو خدا اتنا مہربان ہے اتنا رحمان اور رحیم ہے کہ خود اپنے وجود کا انکار کرنے والے کی محنت کو ضائع نہیں کرتا' وہ فلسفہ حیات جس کی خاطر خدا تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا ہے اس کے خلاف بغاوت کرنے والے کی محنت کو بھی ضائع نہیں کرتا بلکہ کائنات کے مقاصد کا انکار کرنے والے کی محنت کو بھی ضائع نہیں کرتا' جو کوئی بھی جس حد تک محنت کرتا ہے (کلام الہی) کے بیان کے مطابق خدا جام بھر بھر کے اس کا اجر اس کو عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔ یہ ساری مغربی دنیا اور اس کی عظیم الشان ترقیات (کلام الہی) کے بیان کے ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک حرف کی گواہی دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ پس ہم لوگ جو آخرت کے قائل ہیں۔ ہم جو اخروی زندگی پر کامل یقین رکھتے ہیں اگر ہم اس کی راہ میں کوئی محنت کریں گے اور کوشش کریں گے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ خدا جو غیر کی محنت کا پھل پورا دیتا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنوں کی محنت کا پھل نہ دے۔ پس مغربی ممالک کی ترقیات کو دیکھ کر یہ نتیجہ نکلنا چاہئے نہ کہ دین کے متعلق مایوسی اور اپنے فلسفہ حیات کے متعلق عدم اعتمادی پائی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ (صاحب ایمان) اس وقت تک (صاحب ایمان) ہے جب تک خدا تعالیٰ کی کائنات پر غور اور تدبر کر کے صحیح نتائج اخذ کرتا ہے۔ جب وہ صحیح نتائج اخذ کرنا چھوڑ دے اور آنکھیں بند کر کے کسی راہ پر چل پڑے تو (۔) خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ (صاحب ایمان) نہیں کیونکہ کافروں کے متعلق فرمایا ہے یعنی کافروں کی ساری زندگی غفلت کی حالت میں بسر ہو جاتی ہے۔

(از خطبہ 3۔ اکتوبر 1986ء)

OOO

بقیہ صفحہ 4

دیتے ہیں تو یہ کام سے کنارہ کشی کرنے لگتے ہیں۔ ان کے اندر بے لوث خدمت کا جذبہ بالکل نہیں ہوتا۔ ہر کام کے اندر ان کی اپنی کوئی نہ کوئی غرض پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہ لوگ چاپلوسی کے عادی ہوتے ہیں۔ یہ داد کے اس قدر بھوکے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ان کی جھوٹی تعریف بھی کر دے تو اس سے بھی خوش ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کا انہیں یہ نقصان پہنچتا ہے کہ لوگ ان کی اس عادت سے فائدہ اٹھا کر ان کو اپنے کاموں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ان کے اندر اپنے مزاج سے متصادم کسی بھی بات کا سامنا کرنے کی جرات نہیں ہوتی خواہ وہ حقیقت ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح یہ لوگ بعض حقیقتوں سے اپنے آپ کو بالکل دھوکے میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ جب اصل بات سامنے آتی ہے تو وہ ان کے لئے سخت پریشانی کا باعث ہوتی ہے۔

داد کے پیاسے لوگوں کی ایک یہ بھی کمزوری ہوتی ہے کہ اگر ان کی تعریف نہ کی جائے تو یہ ناراضگی کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ معمولی معمولی باتوں پر بگڑنے لگتے ہیں۔ کبھی بول چال بند کرتے ہیں تو کبھی کسی اور طرح سے اپنے غصے کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن ان کی اس حرکت کا نقصان ان کی اپنی ذات کو ہی پہنچتا ہے۔ لوگوں کو اس سے ذرہ بھی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ لوگ تو ان کے ہمدرد ہوتے ہیں اور یہ اپنے دل میں خواہ مخواہ ان کے لئے ایک نفرت پیدا کر لیتے ہیں۔ یہ نفرت جب ترقی کرتی ہے تو ایسے لوگ بالکل تنہا رہ جاتے ہیں کوئی بھی ان کا پرسان حال نہیں ہوتا۔

الغرض داد کے متقاضی کسی بھی طرح امن میں نہیں ہوتے۔ ہر وقت پریشانیوں سے دوچار اور نقصانات میں گھرے رہتے ہیں۔ جبکہ اس کے بالمقابل دوسروں کی داد دینے والوں کو ہر آن امن و سکون حاصل رہتا ہے۔

OOO

اطلاعات واعلانات

سانحہ ارتحال

O محترم میاں فضل دین صاحب کھوکھر آف قادیان حال ربوہ مورخہ 23 جنوری 1998ء بعمر 85 سال بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ آپ مکرم حفیظ احمد خالد صاحب قائد ضلع مظفر گڑھ کے والد تھے۔ اگلے روز بعد از عبادت عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اسی روز قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر محترم راجہ منیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔

آپ کے ایک بیٹے محترم شفیق احمد صاحب کھوکھر واقف زندگی ہیں۔ موصوف کو "اسیر راہ مولیٰ" رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

O مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حسین صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ 98-1-24 کو بعمر 38 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ اسی روز مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب نے پڑھایا۔ اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم سید محمود احمد ناصر صاحب نے دعا کروائی۔ موصوفہ نے 4 بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ برائے پریپ کلاس

O 1:۔ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو مورخہ 7 مارچ 1998ء بروز ہفتہ بوقت 8.00 بجے تا 1.00 تک ہو گا۔

2:۔ داخلہ فارم بمعہ برتھ سرٹیفکیٹ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کے دفتر میں مورخہ 26 فروری بروز جمعرات تک جمع کروائے جا سکتے ہیں اس کے بعد کوئی داخلہ فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔

3:۔ کوئی داخلہ فارم برتھ سرٹیفکیٹ کے بغیر نہیں لیا جائے گا پریپ کلاس کے لئے طلباء و طالبات کی عمر ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال تک ہونی چاہئے۔

پریپ کلاس کا سلیبس

انگلش

Aa to Zz Small and capital Alphabets

Alphabets اچھی طرح یاد ہونے چاہئیں۔ کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ ہو گا۔ علاوہ ازیں ہر Letter سے شروع ہونے والے تین تین الفاظ زبانی یاد ہونے چاہئیں۔ مثلاً۔

A= Apple - Ant - Aunt

B= baby -Boy -Ball

اردو:۔ ا تا ے اردو حروف تہجی کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ ہو گا۔ اور املا بھی ہو گی۔

قاعدہ یسرنا..... صفحہ نمبر1 تا صفحہ نمبر12 تک عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا۔

حساب:۔ Counting 1 to 10 کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ ہو گا۔

کلاس اول تا کلاس ہشتم کا بھی داخلہ ٹیسٹ مورخہ 7 مارچ 1998ء کو ہو گا۔ جس کلاس میں داخلہ لینا مقصود ہو اس کلاس سے گذشتہ کلاس کے سب مضامین کا سالانہ امتحان ہو گا۔ داخلہ فارم Prospectus اور مزید معلومات کے لئے دفتر نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن سے رجوع کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ انڈونیشیا کی ایک موٹر بوٹ کے ڈوب جانے سے 77 افراد سمندر کی نظر ہو گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ اس موٹر بوٹ میں سو افراد سوار تھے جن میں سے صرف 23 افراد کو ایک ٹگ بوٹ نے بچا لیا جبکہ بقیہ 77 افراد کی تلاش ابھی تک جاری ہے۔

○ پاکستان میں امریکہ ایمبیسی نے منگل کے روز اعلان کیا ہے کہ امریکن ویزا کی فیس میں یکم فروری سے تبدیلیاں کی جائیں گی۔ پہلی دفعہ امریکی پاسپورٹ حاصل کرنے کے لئے 16 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کو 60 ڈالر ادا کرنے ہوں گے جب کہ موجودہ فیس 65 ڈالر ہے۔

○ حکومت پنجاب نے محکمہ بیت المال کو دوبارہ صوبائی محکمہ سوشل ویلفیئر میں مدغم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ جماعت اسلامی نے کشمیریوں کے ساتھ یک جہتی کے اظہار کے لئے 5- فروری کا دن مقرر کیا ہے۔ اس دن جلسے جلوس منعقد کئے جائیں گے۔

○ سعودی عرب کے شاہ فہد نے تقریباً آٹھ ہزار قیدیوں کی رہائی کے احکامات جاری کئے ہیں جن میں سے 4648 سعودی باشندے ہیں اور 3118 غیر ملکی ہیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف اپریل کے پہلے ہفتے میں روس کے صدر بورس یلسن کی دعوت پر روس کا دورہ کریں گے۔ اس سے پہلے 22 سال قبل وزیر اعظم بھٹو نے صدر برزنیف کی دعوت پر روس کا دورہ کیا تھا۔ اس کے بعد پاکستان کے کسی وزیر اعظم کا یہ روس کا پہلا دورہ ہے۔

○ کانگو کے صدر مقام کنشاسا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں 21 افراد کو قتل اور ڈکیتی کے الزامات میں فائرنگ سکاڈ کے ذریعے موت کے حوالہ کر دیا گیا۔ یہ سزا کھلے میدان میں دی گئی اور عام پبلک بھی اس کو دیکھنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں موجود تھی۔

○ فلسطینی صدر یاسر عرفات نے امریکہ کی اس تجویز کو رد کر دیا ہے کہ اسرائیل مغربی کنارے سے بتدریج اپنی فوجیں نکال لے گا۔

○ فرانس کے صدر چیراک نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کو تجویز بھیجی ہے کہ عراق کے لئے خوراک اور دواؤں کو حاصل کرنے کے لئے پٹرول کی فروخت کا کوٹا دگنا کر دیا جائے۔

○ روس کے خصوصی سفیر نے عراق کے ڈپٹی پرائم منسٹر طارق عزیز سے بغداد میں ملاقات کی۔ جبکہ امریکہ کی فارن سیکرٹری البرائٹ یورپی وزرائے خارجہ سے عراق کے ساتھ اقوام متحدہ کے جھگڑے کے سلسلے میں ملاقات کرنے والی ہیں۔ جس کے بعد وہ روس کا بھی دورہ کریں گی۔

امریکہ کے اس اعلان کے بعد کہ عراق کے ساتھ جھگڑا ختم کرنے کے لئے وقت بہت تیزی سے گذر رہا ہے سفارتی رابطوں میں تیزی آگئی ہے۔

○ بلوچستان کی کابینہ میں وزراء کے نئے محکمے وزیر اعلیٰ کے لئے مشکل بن گئے ہیں۔ مسلم لیگ کے ساتھ بی این پی کے وزراء بھی من پسند محکموں کی ضد کرنے لگے ہیں۔

○ سعودی عرب کی حکومت نے حج کے موقع پر فائر پروف خیموں کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ اس طرح خدانخواستہ آگ لگنے کی صورت میں آگ ایک خیمے سے دوسرے خیمے تک نہیں پہنچے گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق 1990ء سے لے کر 1997ء تک مقبوضہ کشمیر میں 2 لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ ان میں کشمیری حریت پسند، عام شہری، اور بھارتی فوجی وغیرہ سبھی شامل ہیں۔

○ مسلم لیگ ج کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نواز شریف نے پاکستان کے مخالفین کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ باچا خان کے پختونستان کے خواب کو عملی تعبیر دینے کے لئے منتخب اداروں کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ مسئلہ کشمیر پر امریکہ کے ایجنڈے کے مطابق عمل کیا جا رہا ہے۔ محب وطن پاکستانیوں کو ملک بچانے کے لئے اب باہر نکلنا پڑے گا۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اختر مینگل نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر چوہدری نثار سمیت کوئی وفاقی وزیر مجھے حکم نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وفاق میں بحران کے باعث بلوچستان کو کچھ نہیں مل رہا وفاق مالی بحران کا شکار ہے اور ہمارے ساتھ بہانہ کرتا ہے انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ڈیرہ بگٹی اور گلستان میں امن و امان کی صورت حال بہتر ہے۔ گذشتہ ادوار میں ان علاقوں میں سنگین واقعات رونما ہوئے ہیں لیکن آج حالات پہلے سے بہتر ہیں۔

○ پی آئی اے کے چیئرمین شاہد خاقان عباسی نے کہا ہے کہ پی آئی اے سے فالتو ملازمین کے اخراج کا کام مکمل ہو چکا ہے جس کی وجہ سے اب پی آئی اے کی نجکاری نہیں کی جائے گی۔ پرانے فوکر طیاروں کی جگہ نئے فوکر طیاروں کی فراہمی اس سال شروع ہو جائے گی۔

○ پیپلز پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ روزنامہ پاکستان کے ایڈیٹروں کی گرفتاری پر از خود کارروائی کرے۔ سینئر ایڈیٹروں کو ہتھکڑی لگا کر انتظامی عدالتوں میں پیش کیا جانا غیر انسانی اور قابل مذمت ہے۔ قومی پریس کو حکومتی ڈکٹیشن کے مطابق خبروں کی اشاعت کی ہدایت دی گئی۔ ہم آمرانہ اقدامات کا مقابلہ کریں گے۔

○ عراق کے ایک اخبار نے امریکی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکہ ہمارے بچوں کو قتل کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق عراق میں کم عمر بچوں کی ایک چوتھائی کو ان کی ضرورت سے تشویشناک حد تک کم غذا ملتی ہے۔ امریکہ ہمارے بچوں کو مستقل دودھ سے بھی محروم رکھنا چاہتا ہے۔

○ اسرائیل نے مصر اور غزہ کی پٹی کے درمیان کھودی گئی دو خفیہ سرنگوں کو تباہ کر دیا ہے۔

○ سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ تارڑ بے اختیار صدر ہیں۔ ان کا مشن خاندانی مفادات کو تحفظ دینا ہے۔ وزیر اعظم کے کہنے پر چیف جسٹس کو نہ ہٹایا تو توپوں کا رخ ایوان صدر کی جانب ہو گیا۔ نواز شریف آئین کو ذاتی مفادات کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت نے آئین کی شکل بگاڑ دی ہے۔

○ اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسف نے انکشاف کیا ہے کہ ہر سال 60 لاکھ بچے غذائی قلت کا شکار ہو کر مر جاتے ہیں۔

○ ترک فوج نے شمالی عراق میں 182 علیحدگی پسند ہلاک کر دیئے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ موجودہ حکمران بھٹو سے بھی زیادہ غلط راستے پر چل نکلے ہیں۔

اعلان گمشدگی

○ مکرم ڈاکٹر ظریف احمد خان صاحب مورخہ 25-1-98 کو صبح گھر سے سیر کے لئے نکلے تھے مگر تاحال ان کی کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ ان کی عمر تقریباً 70 سال ہے اور صحت کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ حلیہ ہلکے گندمی رنگ کے شلوار قمیض اوپر گرم چادر نسواری رنگ کی، گول چہرہ سفید، چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے بارہ میں معلوم ہو تو درج ذیل فون نمبروں پر اطلاع دیں۔ رہائش 211053 (04524)، دفتر 212329، الفضل 213029

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام محمد انور سے تبدیل کر کے انور خان رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے اس نام سے لکھا اور پکارا جائے۔
انور خان ولد علی محمد صاحب
مکان نمبر 32/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ

بشیر گولڈ سمتھ
فون دکان: 04524-211506
رہائش شبیر: 04524-211383
اقصیٰ روڈ ربوہ
گھر: 04524-22238

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر بالمقابل کہکشاں کالونی جلسہ گاہ جدید ربوہ
211842

برائے فروخت
بہترین جائے وقوع رحمٰن کالونی ربوہ۔ رقبہ ایک کنال بالمقابل بلوچ ہاؤس برائے فروخت ہے۔ خواہشمند احباب فوری رابطہ کریں۔
ڈاکٹر محمد عبداللہ محلہ عثمان گنج حافظ آباد
فون: 3391 - 0438

FALLING HAIR CURE - FALLING HAIR OIL Rs. 65/-
بال گرنا
بالوں کا گرنا، گنجاپن، بال باریک ہونا کیلئے مفید و موثر کورس
کیوریٹو میڈیسن
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (لڑکوں)
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534